روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 13 فروری 2013ء 2 ربیع الثانی 1434 ہجری 13 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 36

صدقات ضائع نہ کرو

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے اور نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یوم آخر پر۔ پس اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اسے چٹیل چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں سے کسی چیز پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (البقرہ: 263 تا 265)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبی کریم ﷺ نے بہترین صدقہ کی یہ تعریف فرمائی کہ وہ صدقہ جو صحت کی حالت میں ذاتی ضرورت کے باوجود ایسے وقت میں دیا جائے جب افلاس کا اندیشہ ہو اور غنا کی امید۔ ایسا صدقہ اجر میں سب سے بڑھ کر ہے۔

آپؐ نے اپنے سچے غلاموں کو یہ نصیحت فرمائی کہ کہیں ایسا نہ ہو خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس لمحے کا انتظار کرتے رہو۔ جب جان کنی کا وقت آجائے اور پھر یہ فیصلے کرنے بیٹھو کہ اچھا اب اتنا فلاں کو دے دو اور اتنا فلاں کو۔ آخری لمحوں کی اس دریا دلی کا کیا ثواب؟ جبکہ وہ مال پہلے ہی کسی اور کی ملکیت ہونے والا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الصدقۃ افضل)

رسول کریم ﷺ یہ حدیث قدسی بھی سنایا کرتے تھے کہ اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم! خرچ کرتا رہ۔ میں تجھے عطا کروں گا۔ (بخاری کتاب النفقات باب فضل النفقہ)

اور فرماتے تھے کہ غنا یا امارت دولت کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل امارت تو دل کا غنا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الغنی غنی النفس)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو آئے گا کہاں سے؟) جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب التحریض علی الصدقہ)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی دلی خوشی اور انشراح صدر کا جو عالم تھا وہ اس مثال سے خوب عیاں ہے جو آپ نے بخیل اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جنہوں نے لوہے کے دو جبے سینے سے گلے تک پہن رکھے ہوں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے، اس کا جبہ مزید کھلتا اور فراخ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام جسم حتیٰ کہ انگلیوں کے پوروں تک کو ڈھانک لیتا ہے۔ (اور اس کا نشان تک مٹ جاتا ہے) اور بخیل ہر دفعہ جب کچھ خرچ نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لوہے کے جبہ کے حلقے تنگ پڑتے جاتے ہیں۔ وہ ان کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کر پاتا۔ (یعنی سخت تنگی اور گھٹن کی کیفیت میں ہوتا ہے)۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب مثل البخیل)

سود کی حرمت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔

(مشکوۃ کتاب البیوع باب الربوٰ)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

محترم سید منصور احمد شاہ صاحب کی وفات

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو نہایت دکھ سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم سید منصور احمد شاہ صاحب ائیر کموڈور (ریٹائرڈ) ابن حضرت سید ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ صاحب مورخہ 7 فروری 2013ء کو کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ کراچی میں ہی ادا کی گئی۔ مرحوم حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے داماد اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں زاد بھائی تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شوگر آگاہی سیمینار

فضل عمر ہسپتال میں مریضوں اور لواحقین کے لئے شوگر آگاہی سیمینار مورخہ 13 فروری 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ ضرورت مند احباب وخواتین اس سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

حرص اور لالچ سے بھی نقصان ہوتا ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

اب بعض لوگ اچھے بھلے اپنے کاروبار ہونے کے باوجود دوسروں کے پیسوں پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کئی کم تجربہ کار اپنی بے عقلی سے زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ میں ایسے لوگوں کی باتوں میں آجاتے ہیں اور پھر اپنے پیسوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور پھر نظام جماعت کو لکھتے ہیں یا مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی کو ہم نے اس طرح اتنی رقم دی تھی وہ سب کچھ کھا گیا اور اب ہم خالی ہاتھ ہو گئے ہیں تو ہماری مدد کی جائے اور رقم ہمیں واپس دلوائی جائے۔ تو ایسے لوگوں کو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ واقعی یہ کاروبار اس طرح ہو بھی سکتا تھا کہ نہیں یا صرف کسی نے باتوں میں لگا کے، چکنی چوپڑی سنا کے، بتا کے تمہارے سے پیسے اور رقم بٹور لی۔ اگر قناعت کرتے رہتے اور کم منافع پر بھی کماتے رہتے تو کم از کم ایسے حالات تو نہ پیدا ہوتے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا سرمایہ کئی گنا زیادہ ہو چکا ہوتا۔ اس کے بعد جو رقم ضائع ہوگئی منافع تو کیا ملنا تھا رقم بھی گئی، اصل سرمایہ بھی گیا۔

لیکن ساتھ ہی میں ان احمدیوں کو بھی جو اس طرح کے کاروبار کا لالچ دے کر دوسروں کی رقم بٹورتے ہیں اور کاروبار میں بنکوں سے دوسرے شخص کی امانت پر رقم لے کر لگاتے ہیں، دوسروں کے نام پر کاغذات بناتے ہیں، غلط بیانی کرتے ہیں اور دوسروں کو ان کی جائیداد یا رقم سے محروم کر دیتے ہیں ان کو میں کہتا ہوں، ان کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے۔ دنیا کی اتنی حرص کیا ہوگئی ہے۔ اگر قناعت کرتے، اگر امیر سے امیر تر بننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا خوف پیش نظر رکھتے تو ایسی حرکت کبھی نہ کرتے۔ جماعتی خدمات سے بھی محروم نہ ہوتے اور اپنے ماحول میں شرمندگی بھی نہ اٹھاتے۔ ہم باوجود اس بات کا علم ہونے کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا نصیحت کی ہے، ہر احمدی بچے کو بھی پتہ ہے احمدی ماحول میں اس کا ذکر ہوتا رہتا ہے کہ ہمیشہ مالی معاملات یا دنیاوی معاملات میں اپنے سے اوپر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور شکر ادا کر سکو۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 254 بیروت)

پھر بھی ہم دنیاداری میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سے امیر کو دیکھ کر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے اور یہی حرص ہوتی ہے کہ اس کا پیسہ بھی ہمارے پاس آجائے یا کسی کے پاس چاہے تھوڑا پیسہ بھی ہو تو اس کو دیکھ کر بھی بعض لوگوں کی حرص بڑھ جاتی ہے۔ تو اگر ہم ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں تو بہت سی قباحتوں سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 2004ء)

نعت سرورِ کونین ﷺ

اپنے اوصاف میں سوچوں سے بھی بڑھ کر نکلا
اپنی عظمت میں سمندر سے بھی برتر نکلا

انبیاء گزرے ہزاروں نہیں لاکھوں لیکن
مرتبے میں کوئی اس کے نہ برابر نکلا

نعت کہنے کا سلیقہ نہیں آتا سب کو
جس کو آتا ہے وہی تاجِ سخنور نکلا

دین و دنیا میں کہیں اس کو پناہیں نہ ملیں
جو اطاعت کی حدیں توڑ کے باہر نکلا

مانگتا ہو جو خدا سے۔ تیرے در پر بیٹھا
کتنا قسمت کا دھنی ایسا گداگر نکلا

اپنے مرشد کو سناتا ہوں میں جو نعت نبیؐ
مجھ سا درویش مقدر کا سکندر نکلا

نعت کہنے کا ارادہ ہی کیا تھا میں نے
پیچھے پیچھے مرے۔ الفاظ کا لشکر نکلا

کوئی مشکل مرے رستے میں نہ آئی قدسی
جو درودوں کی زرہ گھر سے پہن کر نکلا

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم اے۔ ایچ ناصر صاحب

جماعت احمدیہ سری لنکا کا پہلا پیس سمپوزیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے 3 نومبر 2012ء کو جماعت احمدیہ سری لنکا کو پہلا پیس سمپوزیم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ سمپوزیم کولمبو کے معروف تاج ہوٹل میں منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا اس کامیابی میں شروع سے آخر تک اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نشانات دیکھے۔

ہم یہ سیمپوزیم اکتوبر کے آخر میں کرنا چاہتے تھے اور اس کے لئے ہال کے لئے بہت کوشش کی لیکن ہال مل نہیں رہا تھا اور اس وجہ سے سمپوزیم کیلئے 3 نومبر کی تاریخ طے ہوئی اس فیصلے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ اکتوبر کے آخر میں یہاں زبردست طوفان آیا اور موسم اتنا خراب تھا کہ ہم سمپوزیم نہ کر پاتے چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت تھی کہ سیمپوزیم کے لئے وہ تاریخ مقرر ہوئی جب موسم بہتر تھا اور حقیقت میں موسم بہت اچھا ہوگیا۔

اس سمپوزیم میں باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 90 تھی۔ ان مہمانوں میں ایران فلسطین اور یوروپین یونین کے ایمبسیڈر شامل تھے حکومت کے اعلیٰ افسران شامل ہوئے اور فوج اور پولیس کے نمائندے بھی تھے۔ سری لنکا میں UN کے ہائی کمیشن کے افسر بھی شامل ہوئے۔ یونیورسٹی آف کولمبو کے وائس چانسلر اور اس کے علاوہ وکیل بھی تھے پروفیسر بھی تھے اساتذہ بھی تھے ڈاکٹر اور انجینئر بھی تھے۔ اتنے مہمانوں کا آنا اور پھر اعلیٰ معیار کے ہر طبقے سے شامل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ایک نشان تھا۔

سمپوزیم کے تعلق میں یہ بات بھی سامنے آئی کے یہ سمپوزیم صرف جماعت احمدیہ کا پہلا سمپوزیم نہیں تھا بلکہ سری لنکا میں یہ اس قسم کا پہلا سمپوزیم تھا۔ شامل ہونے والے اکثر لوگوں نے کہا کہ کبھی پہلے ایسا نہیں ہوا کہ سری لنکا کے مذہبی لیڈروں کو اور لوگوں کو امن کی خاطر ایک جگہ جمع کیا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس سمپوزیم کے لئے ہمیں بہت قابل اور ممتاز سپیکر عطا کئے۔ ان میں ایک بدھ مت کے لیڈر تھے جنہوں نے بدھ مت اور امن پر تقریر کی۔ ایک عیسائی چرچ کے لیڈر تھے جنہوں نے عیسائیت اور امن پر تقریر کی۔ ایک ہندوؤں کے لیڈر تھے جنہوں نے ہندو مذہب اور امن پر تقریر کی۔ سب نے اپنے تقریروں میں جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو سراہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ معاشرے کے مختلف حلقوں میں اور مختلف مذاہب کے درمیان یہ مفاہمت اور شراکت کا جذبہ اس ملک میں امن اور سکون کے لئے قائم رہے گا۔ دین حق اور امن پر مہمانِ خصوصی ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی تقریر تھی جو بہت پسند کی گئی اور ایران اور فلسطین کے سفیروں نے خاص طور پر اس تقریر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ کے اس پیغام کو ہر طرف پھیلانے کی ضرورت ہے۔

اس سمپوزیم کی صدارت کی فرائض فلسطین کے سفیر کے سپرد تھے۔ انہوں نے بھی اپنے خطاب میں امن کیلئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور امن کی خاطر اتفاق اور اتحاد کی اہمیت بیان کی۔ اس کے علاوہ یورو پین یونین کے ایمبیسیڈر اور سری لنکا کے ایک کونسلر نے بھی سمپوزیم سے خطاب کیا۔ اس تقریب میں کولمبو یونیورسٹی کی وائس چانسلر بھی شامل ہوئیں اور انہوں نے معاشرے میں امن کی خاطر تعلیم کی اہمیت پر تقریر کی۔

اس سمپوزیم کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک خصوصی پیغام موصول ہوا جس نے سمپوزیم کے سارے پروگرام میں جان ڈال دی۔ سمپوزیم کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور تلاوت کا سنہالا اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا جو لوگوں نے بہت ہی پسند کیا اور میڈیا کے ذریعہ اس پیغام کی اچھی پبلسٹی ہوگئی۔ اس پیغام کی کاپیاں خاص خاص مہمانوں کو دی گئیں اور یہاں کے ٹی وی اور ریڈیو پر بھی آ گیا۔ اب حضور کا پیغام لنکا ویب پر بھی آ گیا ہے اور اس کے ذریعہ سے لاکھوں لوگ سری لنکا میں اور باہر کی دنیا میں اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

سمپوزیم کا ہال بینرز سے سجایا گیا تھا اور سٹیج کے عقب میں بھی بہت بڑا بینر نصب کیا گیا تھا۔ جس پر دین حق کی امن کے بارے میں تعلیم کے سنہری اصول بیان کئے گئے تھے۔ باہر کے مہمانوں کے علاوہ جماعت کی طرف سے صرف وہ چالیس افراد شامل ہوئے جن کے ذمہ مختلف ڈیوٹیاں تھی۔ ایک ممتاز بیرسٹر جو سیمپوزیم میں شامل ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ان کو کبھی اس سے پہلے کسی ایسے فنکشن میں شامل ہونے کا اتفاق نہیں ہوا جہاں مہمانوں کا اتنے خلوص اور پیار سے استقبال کیا گیا ہو اور میزبانوں میں اتنی انکساری اور مہمان نوازی کا جذبہ ہو۔ سارے سپیکرز نے اپنی تقریروں میں حضور کے پیغام کا خاص طور پر ذکر کیا اور یوروپین یونین کے ایمبیسیڈر نے حضور کی امن عالم کیلئے کوششوں کی بہت تعریف کی۔ اس نے کہا کہ حضور اس غرض سے مختلف ممالک کا دورہ بھی کر چکے ہیں اور امن کے موضوع پر میں نے حضور کے خطابات پڑھے ہیں جو حقیقت میں امن عالم کی خاطر دنیا کے لئے بہترین راہنمائی کے حامل ہیں۔ سری لنکا کے کونسلر نے جن کے والد وزیر ہیں نے خاص طور پر امن کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کی اور کہا کہ یہ جماعت احمدیہ کی رواداری اور ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے تعلق کا ثبوت ہے کہ جماعت نے اپنے سمپوزیم میں سارے مذاہب کو شامل کیا ہے اور اس لحاظ سے یہ ایک ایمان افروز تقریب ہے۔ اس سیمپوزیم کی یہ بھی ایک خاص بات تھی کہ اس کے لئے صدر مملکت کی طرف سے بھی پیغام موصول ہوا۔ پیغام کے ساتھ ان کی طرف سے خط بھی آیا کہ وہ خود سمپوزیم میں شامل ہونا چاہتے تھے لیکن دیگر مصروفیات کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے اس لئے وہ سمپوزیم کیلئے پیغام بھجوا رہے ہیں۔ یہ پیغام جماعت سری لنکا کے صدر ناصر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

سمپوزیم کے ہال کے باہر مذہبی کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس نمائش میں احمدیت پر کتب کے علاوہ قرآن مجید کے تراجم اور چارٹس بھی آویزاں کئے گئے تھے۔ ہماری نمائش کے ساتھ بدھ مت ہندو دھرم اور عیسائیت پر بھی کتب کی نمائش تھی ہر ایک مذہب کے لئے میز تھے جن پر ان کے نمائندگان لوگوں کے سوال و جواب کے لئے موجود تھے۔ دین حق پر کتب کے علاوہ اس موقعہ کے لئے حضور کے امن پر خطابات جو UK میں شائع ہوئے تھے وہاں سے منگوائے گئے اور وہ مہمانوں کو دئے بھی گئے۔ اس نمائش کا بھی لوگوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ سارے مذاہب کی کتب ایک ہی جگہ دیکھ کر لوگ حیران اور خوش بھی ہوئے۔ سمپوزیم کے پروگرام کے شروع میں جماعت کے نیشنل صدر ناصر احمد صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس میں انہوں نے احمدیت کا تعارف پیش کیا اور بعض لوگوں نے احمدیت کی مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ پروگرام کے میزبانی کی فرائض جماعت کے جنرل سیکرٹری بشیرالدین صاحب کے سپرد تھے۔ اس سمپوزیم میں مقامی میڈیا کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ جماعت کے پروگرام کی ریکارڈنگ کا اپنا بھی انتظام تھا۔ بعض اخباروں میں تصاویر شائع ہوئیں اور امید ہے کہ اخباروں میں اشاعت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اور کوشش ہے کہ میڈیا کے ذریعہ حضور کا پیغام سری لنکا کے کناروں تک پہنچایا جاسکے۔

پروگرام کے آخر میں ''ایک جماعت ایک راہنما'' فلم دکھائی گئی یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوئی اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ سری لنکا کی پبلک نے اور خاص طور پر اعلیٰ طبقے کے لوگوں نے جماعت کی عالمی حیثیت سے واقفیت حاصل کی۔ لوگوں نے کہا کہ جو انہوں نے اس فلم میں دیکھا اس کا ان کو تصور تک بھی نہیں تھا کہ یہ جماعت اور اس کے لیڈر دنیا میں اتنی شہرت اور عزت پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سمپوزیم کے بعد سے مختلف لوگوں کی طرف سے بہت اچھے تبصرے آ رہے ہیں۔ عیسائی چرچ کے لیڈر نے کہا کہ یہ دن اس کی زندگی کا خوش قسمت ترین دن ہے۔ اس نے اس سمپوزیم سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں بھی اور اس حقیقی راستہ کے بارے میں بھی جو دائمی امن کی طرف لے جاتا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر دعا ہوئی جو ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب نے کرائی اور اس کے بعد خصوصی مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے۔ تقریب کے بعد سب کیلئے کھانے کا انتظام تھا۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ترجمہ از انگریزی)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ سری لنکا کی جماعت اپنا پہلا پیس سمپوزیم 3 نومبر 2012ء کو منعقد کر رہی ہے۔ مجھے یہ بھی علم ہوا ہے کہ سری لنکا کی متعدد اہم شخصیات اس تقریب میں شامل ہو رہی ہیں۔ مجھے اس بات سے ہمیشہ بہت خوشی ہوتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ مذہبی یا قومی اختلافات کے باوجود انسانی اقدار کے قیام کی خاطر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ دوسروں کی سنتے بھی ہیں سمجھتے بھی ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں تا دنیا میں امن اور آپس میں ہمدردی اور مروت کو قائم کیا جاسکے۔

احمدیہ (۔) کمیونٹی خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے ہمارا یہ پختہ ایمان ہے کہ وہ مسیح اور مصلح جس کا اس زمانہ میں ظاہر ہونا مقدر تھا تا کہ وہ دنیا کو (۔) کی سچی تعلیم سے روشناس کرائے وہ درحقیقت آ چکا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مسیح موعود و مصلح ہیں اور اس لئے ہم نے ان کو مانا ہے۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو پرزور تاکید کی ہے کہ وہ (۔) کی سچی اور حقیقی تعلیم جس کی بنیاد قرآن کریم پر ہے پر عمل کریں اور اس کو دنیا میں پھیلائیں۔ اس لئے دنیا میں امن اور حق و انصاف کی بنیاد پر بین الاقوامی تعلقات کے قیام کے لئے میں جو بھی کہوں گا وہ

قرآن کریم کی تعلیم سے ہی ہوگا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جب بھی اور جہاں بھی کوئی موقعہ پیدا ہوتا ہے ہم کُھل کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنا یہ موقف بیان کرتے ہیں کہ دنیا کو تباہی اور ہلاکت کے اس راستہ سے جس پر وہ بڑھ رہی ہے بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب محبت اتفاق واتحاد کے احساس کو فروغ دینے والے اور پھیلانے والے ہوں۔ لیکن اس کیلئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے جو خدائے واحد ہے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ خالق کے پہچاننے سے ہی دلوں میں مخلوق کیلئے محبت اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور جب یہ چیز ہمارے عمل اور کردار کا حصہ بن جائے گی تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار پانے والے بن جائیں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ ہم پر بھاری ذمہ داریاں ہیں اور ہم نے آئندہ نسلوں کے لئے اعلیٰ مثالیں اور معیار قائم کرنے ہیں۔ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی دیانت داری اعلیٰ اخلاق اور خالص انصاف کے معیار قائم کرنے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہوگا کہ میں اس بارے میں قرآنِ کریم اور بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کے بیان فرمودہ سنہری اصولوں میں سے چند بیان کردوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ ہماری قومیت اور رنگ ونسل ہماری شناخت کا ذریعہ ہیں۔ یہ کسی قسم کی کسی ایک کی دوسرے پر بڑائی ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کو بڑائی کا حقدار بناتے ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں انصاف کے متعلق ہماری راہنمائی کے لئے ہمیں ایک سنہری اصول بتایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا قریبی رشتہ داروں یا دوستوں کے خلاف تو ایسا کرنا لازم ہے۔ حقیقی انصاف یہ ہے کہ سب کی بھلائی کیلئے اپنے ذاتی مفاد کو برطرف کریں۔ سچ یہ ہے کہ امن اور انصاف ایک دوسرے سے پیوند ہیں اور ایک کے بغیر دوسرا قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ملک کی ہر سطح پر انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کئے جائیں۔ قرآن کریم کے مطابق ایک معصوم کا بغیر کسی وجہ کے قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ ایک (۔) ہونے کی حیثیت سے میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ (۔) قطعی طور پر کسی بھی صورت میں دوسروں پر ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا حکم ہے جو قطعی ہے اور اس میں رعایت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن کریم یہاں تک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی قوم یا ملک آپ سے دشمنی بھی رکھتا ہو تو پھر بھی آپ ان کے ساتھ اچھے طریق پر پورا انصاف کریں۔ اور جب بھی ان سے کوئی معاملہ کر رہے ہوں تو ان کی دشمنی انصاف کے راستہ میں روک نہیں بنی چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپس میں دشمنی یا ضد کی وجہ سے آپ بدلہ لینے یا ان کے ساتھ زیادتی کرنے کی طرف مائل ہوجائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بے چینی اور پریشانی بڑھتی جارہی ہے اور اس سے بدامنی بھی بڑھ رہی ہے۔ اس صورت حال سے یہ ظاہر ہے کہ کہیں نہ کہیں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہورہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب انسان اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے غافل ہوجاتا ہے اور اس کی کوششیں ناکام ہوجاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انسان کی تقدیر کا خود فیصلہ فرماتا ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ صادر فرمائے اور لوگوں سے زبردستی انسانوں کی حقوق دلوائے یہ بہت بہتر ہوگا کہ دنیا کے لوگ خود ہی ان اہم بنیادی معاملات کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کارروائی کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے تو اس کا خوف اور غضب انسان کو جکڑ لیتا ہے۔ آج کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر جو نہایت خوفناک صورت میں ظاہر ہوسکتی ہے وہ ایک اور عالمی جنگ کی صورت ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایسی جنگ کے اثرات اور اس کی تباہی صرف جنگ کے علاقہ تک یا موجودہ نسل تک ہی محدود نہیں ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے ہولناک نتائج آئندہ نسلوں میں بھی ظاہر ہوتے رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایسی جنگ کا ایک بھیانک نتیجہ نوزائیدہ بچوں پر اثرات ہیں جو اس زمانہ میں بھی اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ جنگی ہتھیار جو آج کل دستیاب ہیں وہ اتنے تباہ کن ہیں کہ ان کے اثرات کی وجہ سے نسل در نسل بچے جسمانی اور ذہنی لحاظ سے معذور پیدا ہوسکتے ہیں۔

اس لئے اگر ہم واقعی دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ذاتی اور قومی مفاد کو برطرف کرنا چاہئے اور سب کی بہتری اور بھلائی کیلئے آپس میں ایسے تعلقات بنانے چاہئیں جن کی بنیاد خالص انصاف پر ہو۔ اس لئے یہ میری دلی آرزو اور تمنا ہے کہ بڑی قوموں کے لیڈر (۔) کی اس خوبصورت تعلیم کو سمجھیں اور بجائے معاندانہ پالیسیوں کے اور اپنے عزائم کی تکمیل کیلئے طاقت کے استعمال کے وہ ایسی پالیسیاں بنائیں جو امن کے فروغ کے لئے کامل انصاف پر قائم ہوں۔

ہمیں دنیا میں امن کے لئے لگاتار آواز بلند کرتے رہنا چاہئے اس کے لئے ہمارے دلوں میں بھی درد اور بے چینی ہے وہ اس کے لئے ہمیں ابھارتی رہتی ہے کہ ہم انسانیت کی مصیبتوں کو دور کرنے والے ہوں اور اس دنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں ایک بہتر جگہ بنا سکیں۔ میں آپ سب سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ امن کی خاطر اپنی صلاحیتوں کے مطابق جدوجہد کرتے رہیں گے تا کہ ہم امید کی ٹمٹماتی شمع کو روشن رکھ سکیں۔ اور وہ وقت آئے جب ہم حقیقی امن اور انصاف کو دنیا کے ہر ایک حصہ میں قائم دیکھیں انشاء اللہ۔

مرزا مسرور احمد
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

مہندہ راجپکشا صدر سوسیالسٹ ریپبلک آف سری لنکا کا خصوصی پیغام

(ترجمہ از انگریزی)

مجھے سری لنکا احمدیہ (۔) جماعت کے پیس سمپوزیم کیلئے جو کولمبو میں منعقد ہو رہا ہے پیغام بھجوانے میں خوشی محسوس ہورہی ہے۔

اس سمپوزیم کا مقصد بین المذاہب مفاہمت اور تعلقات کو امن کی خاطر بہتر اور مضبوط بنانا ہے۔ یہ سمپوزیم دنیا کے موجودہ تناؤ اور تشدد کے حالات میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔

احمدیہ (۔) کمیونٹی سری لنکا کی طرف سے یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ اور یہ ان کوششوں کے تحت ہے جو اس جماعت کے سربراہ دنیا میں امن کے حصول کے لئے کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر مذہبی جماعتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا ہے تا کہ دنیا کے ہر ملک اور ریجن میں برقرار رہنے والا امن قائم ہو۔

اس سمپوزیم کی کامیابی کے لئے میری نیک تمنائیں ہیں خاص طور پر انصاف اور مساوات کے قیام کیلئے اور اس کے لئے مذہبی جماعتوں کی اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور آپس میں مفاہمت اور تعاون کے لئے تا وہ امن جس کے ہم متلاشی ہیں اسے ہم پاسکیں۔

(مہندہ راجپکشا سری لنکا)

ستارہ ذوالسنین

حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی کے دوران دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس ستارے ذوالسنین کے ظاہر ہونے کا ذکر کئی مرتبہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

''ایک اور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا۔ یعنی ان برسوں کا ستارہ جو پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہوگیا ہے جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور سے دی تھی''۔ (ملفوظات جلد اص 31)

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں

''تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کے طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی ہے کہ وہ طلوع ہو چکا ہے اسی کو دیکھ کر بعض عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آگیا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 22 ص 205)

حضرت مسیح موعود چشمہ معرفت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''......چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا''۔ (روحانی خزائن جلد 23 ص 330)

اگست 1907ء میں ایک دمدار ستارہ دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود کی مبارک مجلس میں اس ستارے کا ذکر آیا تو آپ نے ایک دوست سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے دمدار ستارہ دیکھا ہے۔ اس پر انہوں نے عرض کی کہ اب تک تو نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا:۔

''ضرور دیکھنا۔ آج ہی دیکھنا وہ ایک نہیں دو ہیں۔ میں نے بھی دیکھے تھے۔ ایک چھوٹا ہے اور ایک بڑا ہے۔ تین بجے سے دکھائی دینا شروع ہوتا ہے۔ مفسروں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں جب بہت ستارے ٹوٹے تھے تو اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ جو ستارے وغیرہ ہوتے ہیں ان کا اثر زمین پر ضرور ہوتا ہے۔ میرے دعوے سے پہلے اس قدر ستارے ٹوٹے تھے کہ ایسی کثرت آگے کبھی نہیں ہوتی تھی۔ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ستاروں کی آپس میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ کوئی سو دوسو ایک طرف تھے اور سو دوسو ایک طرف تھے۔ ہمارے لیے گویا وہ ایک پیش خیمہ تھے۔ اِس طرف سے اُس طرف نکل جاتے تھے اور اُس طرف سے اِس طرف نکل جاتے تھے۔ میرے خیال میں تو کسوف وخسوف کا بھی خاص اثر زمین پر ہوتا ہے۔ دمدار ستارے کا پیدا ہونا ایک خارق عادت امر ہے۔ آسمان پر اس کا ظاہر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر بھی ضرور کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوگا۔ آئندہ زمین پر جو خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں ان کے لیے یہ پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس طرف ہمیں الہام بھی ہو رہے ہیں کہ آئندہ خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہیں اور کل جو میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستارہ ٹوٹا ہے اور سر پر آگیا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ ضرور اس کی کوئی تعبیر ہوگی۔ ذوالسنین ستارہ کی نسبت جب نکلا تھا تو انگریزی اخبار والوں نے لکھا تھا کہ یہ وہی ستارہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں نکلا تھا''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 261,260)

مکرم قریشی داؤد احمد صاحب

محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب مربی سلسلہ آف گھانا کا ذکر خیر

آپ نیک، پُرجوش داعی الی اللہ اور خلیفہ وقت کے سلطان نصیر تھے

خاکسار کو گھانا میں ایک عرصہ تک بطور مربی سلسلہ احمدیہ خدمت کی توفیق ملی اور مکرم حافظ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ لیکن اس سے بھی قبل خاکسار کو مکرم حافظ صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جس کا آغاز جامعہ احمدیہ کے ابتدائی دور سے ہوا۔ زیرِ نظر سطور میں اسی دور سے حافظ صاحب کے ذکر کا آغاز کروں گا۔

خاکسار نے 1974ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ جبکہ مکرم حافظ صاحب 1975ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ احمدیہ میں تمام کلاسوں کے طلباء کو مختلف تربیتی گروپوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ مکرم حافظ صاحب ہمارے تربیتی گروپ شجاعت کے رکن تھے۔ اس دور میں مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب (موجودہ امیر و مشنری انچارج ٹرینیڈاڈ) اور مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب (ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل) بھی اسی گروپ میں تھے۔ جو ماشاءاللہ اچھے مقرر تھے اور آج بھی ہیں حافظ صاحب فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ چنانچہ تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات میں کئی سال تک شجاعت گروپ جامعہ احمدیہ میں اوّل یا دوئم پوزیشن پر ہوتا تھا۔ مکرم حافظ صاحب کے گروپ میں آنے کی وجہ سے ہمارا گروپ تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لحاظ سے مزید مضبوط ہوگیا تلاوتِ قرآن مجید کے علاوہ مکرم حافظ صاحب انگریزی تقریر میں بھی پوزیشن لیا کرتے تھے۔

مکرم حافظ صاحب کو جامعہ دور میں ہوسٹل میں نقیب کے علاوہ کچن ٹیم میں مختلف پوزیشنوں پر کام کرنے کا موقعہ بھی ملا اسی طرح فارن سٹوڈنٹس یونین اور مجلس خدام الاحمدیہ میں بھی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 16 نومبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ مکرم حافظ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ کلائی پکڑنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

مکرم حافظ صاحب میں ایک خوبی بہت نمایاں تھی کہ وہ بڑی دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور ہر وقت مسکراتے رہتے تھے۔ وہ ہوسٹل میں نقیب کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ لیکن کبھی کسی طالب علم کی شکایت وغیرہ نہ کرتے بلکہ اگر کوئی طالب علم غلطی کرتا تو محبت سے سمجھاتے تھے۔ ہماری کلاس کے شاہد میں جانے کے بعد وہ شجاعت گروپ کے ایک سال کیلئے سیکرٹری بھی رہے۔ الغرض جامعہ میں تعلیم کے دوران ہی بہت سی خدمات کے ذریعہ آئندہ ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھانے کے لیے اُن کی تربیت کا آغاز ہوگیا تھا۔

خاکسار کو 1991ء میں گھانا جانے کا موقع ملا۔ مکرم حافظ صاحب 1994ء میں جزائر فجی میں خدمت کے بعد واپس تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو گھانا میں نائب امیر سوئم برائے دعوت الی اللہ مقرر فرمایا۔ ان کے تشریف لانے کے ساتھ ہی گھانا میں دعوت الی اللہ کے میدان میں نیا جوش پیدا ہوا۔ خاکسار اُس وقت اپر ویسٹ ریجن کے شہر وا (WA) میں متعین تھا۔ چنانچہ خاکسار کی درخواست پر دو گاڑیوں پر مشتمل دعوت الی اللہ ٹیم کے افراد کو اپر ویسٹ ریجن میں بھجوایا۔ ایک شہر Tumu کے اردگرد کے علاقہ میں کافی بیعتیں ہوئیں۔

ایک اہم بات جو مکرم حافظ صاحب میں دعوت الی اللہ میں دلچسپی کے بارہ میں پائی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ جب کسی علاقہ سے دعوت الی اللہ کیلئے درخواست آتی تو نہ صرف یہ کہ دعوت الی اللہ ٹیم کو اس علاقہ میں فوراً بھجواتے بلکہ خود بھی اس علاقہ میں جاتے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ خود بھی وہاں ڈیرہ ڈال لیتے۔ خصوصاً ناردرن گھانا میں دعوت الی اللہ پروگراموں کے دوران ہفتوں ان علاقوں میں گزارا کرتے تھے۔ خاص طور پر ٹمالے Tamale میں جس جگہ ان کی رہائش اس دور میں ہوتی تھی وہ بڑی معمولی رہائش گاہ تھی اور بجلی وغیرہ تو مرضی سے کبھی آتی تھی اسی طرح بولگا ٹانگا اپر ایسٹ ریجن میں بھی یہی حال تھا لیکن حالات کی پرواہ کئے بغیر خدمت دین کا فریضہ انجام دیتے۔

گھانا میں دعوت الی اللہ کے لحاظ سے وولٹا ریجن کا علاقہ Wora Wora وورا وورا جو کہ ٹوگو کے بارڈر کے ساتھ ہے سہولیات کے لحاظ سے وہ بھی بہت مشکل علاقہ تھا۔ لیکن مکرم حافظ صاحب نے نہ صرف اس علاقہ میں مؤثر دعوت الی اللہ کی مہم چلائی بلکہ ٹوگو (Togo) کے اندر بارڈر کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کر کے احمدیت کا پودا لگایا۔

خاکسار کو یاد ہے کہ ایک موقع پر جب کہ خاکسار گریٹر اکرا ریجن میں ریجنل مربی تھا اور Tema میں ریجنل ہیڈ کوارٹر تھا۔ ٹوگو بارڈر کے قریب سمندر کے بالکل اندر ایک باریک سی پٹی جاتی ہے جس کے کنارے پر ایک قصبہ Keta ہے جو کہ گھانا کے سابق صدر جیری جان رولنگز کا جائے پیدائش بھی ہے۔ یہ علاقہ ٹیما سے کافی دور تھا ہم نے وہاں جا کر دعوت الی اللہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس پروگرام کے سلسلہ میں مکرم حافظ صاحب کا مکمل اور بھرپور تعاون حاصل رہا۔

دعوت الی اللہ کے علاوہ ایک بہت بڑا اور عظیم الشان کام جو مکرم حافظ صاحب کو کرنے کی توفیق ملی وہ نومبائعین اور اماموں کی تربیت تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو کبھی اپنے علاقوں سے باہر نہیں نکلے تھے اور بڑے شہروں میں نہیں آئے تھے۔ گو اپنے علاقوں میں وہ امام تھے لیکن مذہب کا علم نہ ہونے کے برابر تھا بلکہ اکثر کو تو سورہ فاتحہ بھی صحیح طرح پڑھنی نہیں آتی تھی۔ مگر حافظ صاحب نے بڑی محنت اور شفقت سے ان لوگوں کی ٹریننگ کا انتظام کیا۔ پھر ان علاقوں میں بیوت الذکر کی تعمیر ایک اور بڑا مرحلہ تھا جسے مکرم حافظ صاحب کو بڑی خوبی اور کامیابی سے طے کرنے کا موقع ملا۔

ایک اور بڑی خوبی مکرم حافظ صاحب میں خدمت خلق کی تھی۔ گریٹر اکرا ریجن میں ریجنل مشنری کے طور پر قیام کے دوران کئی مواقع پر خاکسار کو دورہ جات یا دیگر کاموں کے سلسلہ میں ٹیما سے جہاں خاکسار کی رہائش تھی اکرا مشن ہاؤس جانا پڑتا تھا۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ اکرا کے کسی دور کے محلّہ سے اگر کوئی فیملی نماز عشاء کے لئے مشن ہاؤس آئی ہوتی تو واپسی پر ان کو اپنی گاڑی میں بیٹھا کر ان کے گھر چھوڑنے چلے جاتے اگرچہ حافظ صاحب کا گھر اس محلّہ کی بالکل مخالف سمت پر ہوتا۔ لیکن کبھی محسوس نہ کیا کہ میں نائب امیر ہوں اور ان کا گھر بھی میرے راستہ میں نہیں پڑتا۔

اسی طرح جہاں بھی دیکھتے کہ کسی فیملی میں گھریلو مسائل ہیں تو ان کے حل کرنے کی طرف خاص توجہ دیتے اور معاملہ بگڑنے کا انتظار نہ کرتے۔ خاکسار نے کئی دفعہ دیکھا کہ وہ جب اکرا کی جماعتوں میں خاکسار کی دعوت پر ہمارے کسی پروگرام میں مدعو ہوتے تو ان کی گاڑی میں کوئی نہ کوئی فیملی (یعنی میاں بیوی) بھی ہوتے اور بتایا کرتے تھے کہ ان میں ناچاقی ہے اور میں نے انہیں سمجھانے کیلئے بُلایا تھا چنانچہ میں نے انہیں اپنی گاڑی میں بٹھا لیا کہ راستے میں ان سے بات ہوگی اور پروگرام کے اختتام پر ان کو گھر چھوڑنے کے دوران بھی ان سے بات کا موقع ملے گا اور وقت کی بھی بچت ہوجائے گی۔

جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ خاکسار کا قیام ٹیما میں تھا۔ کئی مواقع پر ٹیما میں اگر کسی کا گھریلو مسئلہ ہوتا تو دفتری اوقات کے بعد وہاں بھی تشریف لاتے اور متعلقہ فیملی سے ملنے کے بعد مشن ہاؤس ضرور تشریف لاتے اور خاکسار کو بتا کر جاتے کہ میں فلاں فیملی کی طرف آیا تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر میں آپ سے ملنے آیا ہوں تاکہ آپ کو بھی علم ہو کہ کسی فیملی میں کوئی ناچاقی ہے اور اکثر اوقات ایسی میٹنگوں میں رات کے 10 یا 11 بج جاتے تھے لیکن اکرا جانے سے پہلے مشن ہاؤس ضرور تشریف لاتے۔ دراصل یہ اُن کا وہاں متعین مشنری اور واقفِ زندگی کے لئے احترام تھا۔ یہ بھی ذہن میں نہ لاتے کہ میں نائب امیر ہوں مجھے مشن ہاؤس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

آپ کی مہمان نوازی سے بھی متعدد مرتبہ لطف اندوز ہونے کا موقع ملا ان کی اہلیہ صاحبہ بھی ان کی طرح بڑی مہمان نواز تھیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ مکرم حافظ صاحب اکثر اوقات تو دعوت الی اللہ اور تربیتی دورہ جات کے سلسلہ میں اکرا سے باہر رہتے تھے لیکن جب اکرا میں ہوتے اور کبھی دفتر میں ان سے ملاقات ہوتی تو ہمیشہ گفتگو کا موضوع دعوت الی اللہ یا تربیت ہوتا تھا۔ ایک روز ایسی ہی ایک ملاقات میں ہوائی جہاز کے سفر کا ذکر ہوا۔ تو مکرم حافظ صاحب نے حسبِ عادت کھلکھلا کر ہنسنا شروع کر دیا۔ خاکسار نے پوچھا حافظ صاحب کیا بات ہے کہنے لگے رہنے دیں آپ میرا مذاق اڑائیں گے۔ بہرحال کافی یقین دہانی کے بعد انہوں نے اپنے ایک سفر کا واقعہ سنایا۔

مناسب ہوگا کہ یہ واقعہ جو غالباً 1996/97ء کا ہے مکرم حافظ صاحب کی زبانی بیان کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں:۔

’’جزائر فجی سے گھانا واپسی کے بعد ایک سال جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر خاکسار جزائر فجی کے دورہ کے لیے روانہ ہوا۔ اُسی دوران امریکہ کی ایک جماعت میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی تھا چنانچہ حضور کی اجازت سے پہلے امریکہ اور پھر جزائر فجی جانے کا پروگرام بنایا۔ لندن سے خاکسار نے نیویارک کے لئے فلائٹ لی اور پھر نیویارک سے اگلے شہر کی فلائٹ لینی تھی۔ نیویارک پہنچ کر خاکسار ٹرانزٹ (Transit) ہال میں چلا گیا جہاں ہزاروں لوگ اپنی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے خاکسار بھی بورڈنگ پاس حاصل کر کے اگلی منزل کیلئے روانگی کا اعلان ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اور یہ اعلان ہونے پر کہ جہاز اگلی منزل کی جانب روانگی کیلئے

تیار ہے خاکسار بھی ایک لائن میں کھڑا ہوگیا اور باری آنے پر جہاز میں سوار ہوگیا۔ چونکہ لندن سے نیویارک کا لمبا سفر کیا تھا۔ تھکاوٹ اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے خاکسار سیٹ پر بیٹھتے ہی تھوڑی دیر میں خواب خرگوش کے مزے لینے لگا۔ تقریباً ساڑھے تین یا چار گھنٹے آرام کے بعد خاکسار کی آنکھ کھلی تو خوشی ہوئی کہ تھوڑی دیر میں منزل پر پہنچ جاؤں گا۔ کیونکہ نیویارک سے دوسرے شہر کا سفر ساڑھے چار یا پانچ گھنٹے کا تھا لیکن جب ساڑھے چار پھر پانچ گھنٹے بھی گزر گئے تو خاکسار کو تشویش لاحق ہوئی کہ اب تک تو جہاز کو منزل تک پہنچ جانا چاہیئے تھا چنانچہ خاکسار نے ائیر ہوسٹس کو بلایا اور اُس شہر کا نام لے کر کہا ’’ہم کتنی دیر میں وہاں اتریں گے‘‘ تو خاکسار کو اپنی سماعت پر یقین نہ ہوا جب ائیر ہوسٹس نے کہا ’’Sorry Sir but we are flying to London‘‘ کچھ دیر کیلئے تو ایسے لگا کہ میرے اوسان خطا ہوگئے ہیں پھر ہوش سنبھلنے پر میں نے اپنا بورڈنگ پاس اسے دکھایا جسے دیکھ کر وہ بھی ششدر رہ گئی اور جہاز کے کپتان کو بلالائی جہاز کے کپتان نے بھی مجھے تسلّی دینے کی کوشش کی کہ لندن پہنچ کر دیکھیں گے۔ اُس کے بعد تین یا ساڑھے تین گھنٹوں کا سفر جس طرح کٹا وہ ایک علیحدہ داستان ہے۔ ایک اَن جانے خوف اور سینکڑوں سوالات نے میرا احاطہ کئے رکھا سب سے زیادہ خوف حضور کی ناراضگی کا سوچ کر آتا تھا کہ واپس جا کر کیا بتاؤں گا۔ پھر خدام الاحمدیہ کا اجتماع چھوٹنے کا افسوس کی اسی کیفیت میں باقی سفر کٹا ایک ایک منٹ گھنٹوں میں گزرتا معلوم ہوتا تھا جہاز کے عملہ کے ارکان تھوڑی تھوڑی دیر بعد میرے پاس آکر تسلی دیتے۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب ہم لندن ائرپورٹ پر اترے تو سیڑھیوں کے سامنے اُس ائیر لائن کا مینیجر میرے استقبال کے لئے کھڑا تھا۔ اُس نے عملے کی نااہلی اور میرا وقت ضائع ہونے پر بہت معذرت کی۔ اور اسی وقت نہ صرف یہ کہ مجھے واپسی فلائٹ پر فرسٹ کلاس کا ٹکٹ ایشو کیا بلکہ نیویارک سے اگلی منزل کیلئے فلائٹ کا انتظام بھی کیا اور تحائف بھی دیئے اور بار بار معذرت کی۔ خاکسار نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ امریکہ کو بھی اس واقعہ سے آگاہ کر دیا تھا۔ خاکسار اگلی فلائٹ پر دوبارہ امریکہ کیلئے روانہ ہوا اور اگلے روز خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شمولیت کی توفیق مل گئی۔‘‘

خلافت سے محبت اور اطاعت کے بہت سے واقعات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمائے ہیں۔ جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر خاکسار کی ڈیوٹی ناظم صلوٰۃ کے طور پر ہوتی ہے نماز تہجد کیلئے امامت اور نماز فجر کے بعد درسوں کا انتظام بھی اس نظامت کی ذمہ داری ہے۔

چنانچہ جس جلسہ میں مکرم حافظ صاحب تشریف لاتے اُن کا نام بھی امامت کیلئے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔ گو مکرم حافظ صاحب Gilfford میں ہوٹل میں مقیم ہوتے تھے لیکن خود ہی سواری کا انتظام کر کے تہجد کی نماز پڑھانے ہمیشہ تشریف لاتے اور کبھی بھی کوئی عذر پیش نہ کیا۔ دراصل یہ ان کی خلافت سے محبت اور اطاعت تھی کہ جب حضور نے منظوری دی ہے تو اب یہ کام ایک فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔

2011ء کے جلسہ یو۔کے میں بھی آپ کو تہجد پڑھانے کی توفیق ملی۔ گو بعد میں آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی۔

میرے قیام غانا کے وقت اکرا ریجن میں متعین تین یا چار لوکل مشنریز ایسے تھے جو صبح سے لے کر شام تک نیشنل ہیڈکوارٹرز میں کام کرتے اور وہاں سے فارغ ہو کر اپنے سرکٹس (جن میں سات سات، آٹھ آٹھ جماعتیں تھیں) لوکل مشنری کے طور پر بھی کام کرتے تھے۔ یہ تمام لوکل مشنریز بشمول مکرم محمد اسحاق صاحب بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے تھے۔ انہیں مشنریز میں مکرم حافظ صاحب کے چھوٹے بھائی محمد جبریل سعید صاحب بھی ہیں وہ بھی بڑے خلوص سے کام کرتے ہیں ان کے علاوہ ابوبکر بن عبداللہ، فرید احمد اور اسماعیل بیوا کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان پانچ سالوں میں خاکسار کو ایسے ہی محسوس ہوتا تھا کہ یہ تمام مشنریز خاکسار کے ساتھ ایسے تعاون کرتے اور محنت سے کام کرتے ہیں جیسے نبض دل کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔

غالباً 2002ء یا 2003ء کا ذکر ہے جبکہ خاکسار ایسٹ لندن ریجن (یو۔کے) میں ریجنل مشنری کے طور پر متعین تھا مکرم حافظ صاحب جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کے لئے تشریف لائے خاکسار نے عرض کیا کہ ایسٹ ریجن میں ہمارے افریقن احمدی بھائی بڑی تعداد میں ہیں اور زیادہ کا تعلق گھانا سے ہے۔ خاکسار کی خواہش ہے کہ صرف افریقن دوستوں کا ایک اجلاس بلایا جائے۔ اگر آپ تشریف لائیں تو آپ کا آنا ہمارے لئے بڑا فائدہ مند ہوگا مکرم حافظ صاحب نے بغیر کسی عذر کے خاکسار کی درخواست قبول کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور 50 سے زائد افریقن دوستوں نے پروگرام میں شرکت کی۔

مکرم حافظ صاحب کا یہ دورہ بڑا فائدہ مند ثابت ہوا اور بعض کمزور افریقن احمدی جو پہلے جماعتی کاموں کے لئے وقت نہ نکالتے تھے ان میں سے اکثر فعال ہوگئے۔

2010ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد مکرم حافظ صاحب جلسہ کے مہمانوں کے ہمراہ گلاسگو تشریف لائے اور مہمانوں کے اعزاز میں منعقدہ مشاعرہ میں تلاوت کے علاوہ چند اردو اشعار بھی سنائے۔ جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ صاحب کی اولاد بھی جماعت کے ساتھ بڑی مخلص ہے۔ اسی طرح بڑوں کا احترام اور جن سے تعلق ہو ان سے اپنی اولاد کا تعلق بھی مضبوط رکھنا یہ بھی انہوں نے اپنے بچوں کو خوب سکھایا تھا خاکسار جب ایسٹ لندن میں تھا تو ایک روز خاکسار کو ایک فون کال موصول ہوئی یہ مکرم حافظ صاحب کی بیٹی عزیزہ ھبہ کی طرف سے تھی۔ اس نے بتایا کہ میں اپنے کسی کورس کے سلسلہ میں لندن آئی ہوئی ہوں اور چند دنوں بعد گھانا واپسی ہے۔ لیکن میرے والد صاحب نے کہا تھا کہ آپ ایسٹ لندن میں انکل قریشی صاحب سے ملنا۔ چونکہ میں اس شہر کو زیادہ نہیں جانتی لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ سے ملوں تا کہ میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ چنانچہ خاکسار جا کر عزیزہ سے مل کر آیا جس کے بعد ایک ملاقات میں مکرم حافظ صاحب نے اس کا ذکر بھی کیا۔ اسی طرح آپ کا ایک بیٹا عزیزم منیر احمد آج کل یو۔کے میں ہے پہلے Edinburgh میں تعلیم حاصل کر رہا تھا یہاں خدام الاحمدیہ کی ریجنل مجلس عاملہ میں تھا بہت خلوص سے خدمت کرتا تھا۔ آج کل لندن میں مقیم ہے۔ ایک بیٹا عزیزم صباح اور بیٹی عزیزہ تہمینہ گھانا میں ہیں۔ عزیزہ ھبہ کے علاوہ باقی بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ جلسہ سالانہ یو کے 2012ء سے قبل مکرم حافظ صاحب سے بات ہوئی ان کا پروگرام جلسہ پر آنے کا تھا اور جلسہ کے بعد بھی اُن سے بات ہوئی تو پتہ چلا کہ ان کی صحت ٹھیک نہیں نیز ان کی وفات سے ایک ہفتے قبل ایک دوست نے بتایا کہ وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیں اور بیماری ڈاکٹروں کی سمجھ سے باہر ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آگئی اور وہ انتہائی مخلص خادمِ دین جو ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا تھا راضی برضا ہوکر مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگیا۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس پیار اور محبت کے ساتھ خطبہ جمعہ 16 نومبر 2012ء میں آپ کی خوبیوں، قربانیوں اور خلوص کا ذکر فرمایا یہ سعادت بھی ہر ایک کو کہاں نصیب ہوتی ہے۔ بقول مکرم عبیداللہ علیم صاحب ع

’’یہ محبت تو نصیبوں سے مِلا کرتی ہے‘‘

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم حافظ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز آپ کی اولاد کو بھی اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلنے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا جائے۔ آمین

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کزرع ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تعاونوا (-) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ ...... اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم۔ ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کرلیا جاوے۔

(ملفوظات جلد دوم ص263)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے میرے پوتے جاذب احمد واقف نو ابن مکرم عطاء العلیم صاحب فرانس نے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ مورخہ 20 جنوری 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ موصوف محترم رشید ملکانہ صاحب قادیان کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنی زندگی قرآن کریم کے مطابق بنانے کی توفیق دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب مربی سلسلہ گوجرخان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 31 جنوری 2013ء کو بعد نماز مغرب بیت الذکر گوجرخان ضلع راولپنڈی میں گوجرخان کے 4 بچوں فرحانہ منصور بنت مکرم منصور احمد صاحب بعمر 7 سال، عدیل احمد ابن مکرم حفاظت احمد شکیل صاحب بعمر 7 سال، قاصد احمد ابن مکرم مزمل احمد صاحب بعمر 7 سال، فائقہ فرحین بنت خاکسار بعمر 7 سال کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے بچوں سے قرآن پاک کے مختلف حصے سنے اور محترم صدر صاحب جماعت گوجرخان نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بچوں کو قرآنی علوم سے منور فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ طاہرہ مبشر صاحبہ زوجہ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب وصیت نمبر 100550 نے مورخہ یکم اکتوبر 2010ء کو لطیف آباد حیدر آباد سے وصیت کی تھی۔ 2/اکتوبر 2012ء کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب آمین

مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سمن آباد فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

زوہیب احمد جاوید ابن مکرم منور جاوید صاحب عمر ساڑھے پانچ سال کی تقریب آمین مورخہ 26 دسمبر 2012ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ حلقہ سمن آباد فیصل آباد نے موصوف سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ موصوف نے اپنی دادی محترمہ آصفہ ممتاز صاحبہ اہلیہ محترم محمد ارشد شاد صاحب سے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے، قرآنی انوار سے اس کے سینہ کو بھر دے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

نکاح

مکرم طاہر احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم صباحت احمد صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان مورخہ 10 اکتوبر 2012ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر 8 ہزار یورو حق مہر پر مکرمہ ساجدہ ناصر صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد ناصر صاحب جرمنی سے محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسلام صاحب ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مورخہ 30 جنوری 2013ء کو چھ ماہ کی علالت کے بعد لاہور میں بعمر 84 سال وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ یکم فروری کو بیت المبارک میں نماز جمعہ کے بعد محترم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے چار بیٹے مکرم طارق محمود صاحب، مکرم عامر اسلام صاحب صدر جماعت بیت النصر ناروے، مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم احمد اسلام صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ روبینہ صاحبہ اور مکرمہ عظمیٰ نصیر صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ حضرت حافظ نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ نیک ہمدرد اور غریبوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عامر علی صاحب ترکہ مکرم سعید احمد صاحب)

مکرم عامر علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم سعید احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 21/5 محلہ دارالنصر برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ اور 6/5 دارالنصر برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مرحومہ کوثر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ روبی محمود صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شائلہ شمس صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ صائمہ وقاص صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عامر علی صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ رابعہ سعید صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم طاہر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم انیق احمد صاحب ترکہ مکرمہ خالدہ خانم صاحبہ)

مکرم انیق احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ خالدہ خانم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 14/25 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم انیق احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم نبیل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

طریق تقویٰ یادگار رہا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"میرے پڑدادا صاحب موصوف یعنی مرزا گل محمد نے ہچکی کی بیماری سے جس کے ساتھ اور عوارض بھی تھے وفات پائی تھی۔ بیماری کے غلبہ کے وقت اطباء نے اتفاق کر کے کہا کہ اس مریض کے لئے اگر چند روز شراب کو استعمال کرایا جائے تو غالباً اس سے فائدہ ہوگا مگر جرأت نہیں رکھتے تھے کہ ان کی خدمت میں عرض کریں۔ آخر بعض نے ان میں سے ایک نرم تقریر میں عرض کر دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کو شفا دینا منظور ہو تو اس کی پیدا کردہ اور بھی بہت سی دوائیں ہیں، میں نہیں چاہتا کہ اس پلید چیز کو استعمال کروں اور میں خدا کے قضاء وقدر پر راضی ہوں۔ آخر چند روز کے بعد اسی مرض سے انتقال فرما گئے۔ موت تو مقدر تھی مگر یہ ان کا طریق تقویٰ ہمیشہ کیلئے یادگار رہا کہ موت کو شراب پر اختیار کرلیا۔"

(روحانی خزائن جلد 13 کتاب البریہ صفحہ 169 تا 172)

(مرسلہ: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

ڈاکٹروں نے فالج زدہ کو نیا ہاتھ لگادیا

برطانیہ میں ڈاکٹروں نے 8 گھنٹے کے طویل آپریشن کے بعد ایک شخص کے فالج زدہ ہاتھ کی جگہ نیا ہاتھ لگا دیا۔ اپنی نوعیت کے اس پہلے آپریشن نے مفلوج لوگوں کے لئے امید کی کرن روشن کر دی ہے ۔ یارک شائر سے تعلق رکھنے والے 51 سالہ مارک کیحل کو گنٹھیا کی وجہ سے ایک ہاتھ پر فالج ہوگیا تھا اور وہ پانچ سال سے دایاں ہاتھ استعمال کرنے کے قابل نہیں تھا۔ کیحل کو ڈاکٹروں نے تین ماہ پہلے بتایا تھا کہ ایک ہاتھ کا ڈونر مل گیا ہے اور اس کا آپریشن ہوسکتا ہے 27 دسمبر کو لیڈز کے ہسپتال میں آٹھ گھنٹے کے طویل آپریشن کے بعد کیحل کا فالج زدہ ہاتھ بدل دیا گیا تھا۔ آٹھ دن پہلے تک کیحل ایک فالج زدہ ہاتھ کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا لیکن اب پانچ سال بعد پہلی بار اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں حرکت شروع ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق آپریشن کامیاب رہا ہے۔ (روزنامہ دنیا 5 جنوری 2013ء)

بچہ شکم مادر میں ہی مادری زبان سیکھنا شروع کر دیتا ہے

ایک حالیہ تحقیق کے مطابق بچے کے مادری زبان سیکھنے کا عمل شکم مادر میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یونیورسٹی آف واشنگٹن کے انسٹیٹیوٹ آف لرننگ اینڈ برین سائنسز کے ماہرین نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس کے مطابق بچے کی طرف سے مادری زبان سیکھنے کا عمل پیدائش سے 10 ہفتے قبل ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ کے دوران وہ اپنی ماں کی گفتگو سنتا ہے اور پیدائش کے فوری بعد مادری زبان اور کسی بھی دوسری زبان کے درمیان فرق کو محسوس کرسکتا ہے جبکہ پیدائش کے فوری بعد اس احساس کا اظہار بھی کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بچوں میں سماعت کی صلاحیت حمل کے 30 ویں ہفتے میں تشکیل پا جاتی ہے اور اس کے ذہن پر سب سے پہلا تاثر اس کی ماں کی گفتگو کا ہی مرتب ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 جنوری 2013ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔ فروری	
طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:55

گمشدہ بیگ

مکرم شاہد احمد ورک صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کا ایک ہینڈ والٹ (Hand Wallet) جو کہ کالے رنگ کا تھا بازار میں مورخہ 10 فروری 2013ء کو گم ہوگیا ہے۔ جس کسی کو ملے وہ اس نمبر پر اطلاع دیں۔ :03326602403

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

وردہ فیبرکس
Gull Ahmed 2013, Coming Soon
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: عاطف احمد رابطہ: 0333-6711362

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
شیخ بشیر احمد 30/4 دارالصدر غربی قمر
ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیوم۔ ہوزری۔ جیولری۔ کاسمیٹکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0343-9166699
0333-9853345

ضرورت ہے
شعبہ دواسازی میں چند ملازمین کی ضرورت ہے۔ فوری رابطہ کریں۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211538

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

FR-10